

رسالہ نمبر: 63

کفن چوروں کے انکشافات



شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ



SC1286



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

كفن چوروں كے انكشافات

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ (32 صفحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں اور نیکیوں کی رغبت اور گناھوں کی نفرت بڑھے گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

خاتَمُ المُرسَلین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین ،شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنیسُ الْغَرِیبین، سِراجُ السّالِکین، مَحبوبِ ربُّ الْعٰلَمین، جنابِ صادِق واَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وعَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالٰی فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۰ رقم ۲۱۷۴ دار الکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) ایک کفن چور کی آپ بیتی

حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ مبارَک پر ایک ایسے **کفن چور** نے توبہ کی جس نے سینکڑوں کفن چُرائے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استِفسار پر اس نے تین قبروں کے **پُراَسرار واقِعات** بیان کیے۔ چُنانچِہ اُس نے کہا:

آگ کی زَنجیریں

ایک بار میں نے ایک قَبْــــر کھودی تو اس میں ایک دل ہلا دینے والا منظر تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا چِہرہ سیاہ ہے، ہاتھ پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور اُس کے منہ سے خون اور پیپ جاری ہے۔** نیز اس سے اِس قدَر بدبو آرہی تھی کہ دِماغ پھٹا جارہا تھا۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر میں ڈر کر بھاگنے ہی والا تھا کہ **مُردہ بول** پڑا: کیوں بھاگتا ہے؟ آ، اور سن کہ مجھے کس گناہ

کی سزا مل رہی ہے! میں مُردے کی پکار سن کر ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا اور تمام ہمّت اِکٹّھی کر کے قبر کے قریب گیا اور جب اندر جھانک کر دیکھا تو عذاب کے فِرِشتے اُس کی گردن میں آگ کی زنجیریں باندھے بیٹھے تھے۔ میں نے مُردے سے پوچھا: تُو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں مسلمان ابنِ مسلمان ہوں مگر افسوس! میں شرابی اور زانی تھا اور اسی بدمستی کی حالت میں مرا اور عذاب میں گرفتار ہو گیا۔

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے اس کفن چور نے مزید بتایا:

کالا مردہ

ایک اور موقع پر جب کفن چُرانے کی غرض سے میں نے قَبْر کھودی تو ایک کالا مُردہ زَبان نکالے کھڑا ہو گیا! اس کے چاروں طرف آگ لپک رہی تھی، فِرِشتے اس کے گلے میں زنجیریں باندھے کھڑے تھے۔ اُس شخص نے مجھے دیکھتے ہی پکارا: ''بھائی! میں سخت پیاسا ہوں مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو۔'' فِرِشتوں نے مجھ سے کہا: خبردار! اس بے نَمازی کو پانی مت دینا۔ پھر میں نے

ہمّت کر کے اس مُردے سے پوچھا: تُو کون تھا اور تیرا جُرم کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں مسلمان تھا مگر افسوس! میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بہت نافرمانیاں کی ہیں اور میری طرح بہُت سے گنہگار عذاب میں گرفتار ہیں۔'' اُس نے مزید کہا:

قَبْر میں باغ

اِسی طرح ایک دَفعہ میں نے ایک قَبْر کھودی تو **قَبْر کو اندر سے بہُت ہی وسیع پایا اور دیکھا کہ ایک نہایت ہی خوشنُما باغ ہے جس میں نَہریں بہ رہی ہیں اور ایک حسین وجمیل نوجوان اُس باغ میں مزے لوٹ رہا ہے۔** میں نے اُس نوجوان سے پوچھا: تجھے کس عمل کے سبب یہ انعام ملا ہے؟ وہ بولا: میں نے ایک واعِظ سے سنا تھا کہ جو شخص **عاشورہ کے روز چھ رَکعت نَفل** پڑھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرما دیتا ہے۔ لہٰذا میں ہر سال عاشُورہ کے دن چھ رَکعتیں پڑھا کرتا تھا۔

(ماخوذاً راحتُ القلوب ص ۸۵ شبیر برادرز، مرکز الاولیاء لاہور)

(۲) بھیانک قبریں

ایک بار خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا: **عالی جاہ!** میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے مُعافی بھی ہے یا نہیں؟ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین وآسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لوح وقلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عرش وکرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ **اللہ** عزوجل کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہوسکتا۔ یہ سن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ **خلیفہ** نے کہا: بھئی آخِر مجھے پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اِس پر اُس نے کہا: **حضور!** مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد نَدامت ہورہی ہے تاہم عرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی **داستان دہشت نشان** سنانی شروع کی۔ کہنے

لگا: عالی جاہ ! میں ایک کفن چور ہوں۔آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام

کفن چُرانے کی غرض سے میں نے جب پہلی قَبْر کھودی تو مُردے کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوفزدہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا۔کوئی کہہ رہا تھا: ''اِس مردے سے عذاب کا سبب تو دریافت کرلے۔'' میں نے گھبرا کر کہا: مجھ میں ہمّت نہیں، تم ہی بتاؤ! آواز آئی: یہ شخص شرابی اور زانی تھا۔

خنزیر نُما مردہ

دوسری قبر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا۔کیا دیکھتا ہوں کہ مُردہ کا منہ خِنزیر جیسا ہو چکا ہے اور طوق وزنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔غیب سے آواز آئی: یہ جھوٹی قسمیں کھاتا اور حرام روزی کماتا تھا۔

آگ کی کِیلیں

تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا۔ مردہ گُدّی کی طرف زَبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹھکی ہوئی تھیں۔ غیبی آواز نے بتایا: یہ **غیبت** کرتا، **چغلی** کھاتا اور لوگوں کو آپس میں لڑواتا تھا۔

آگ کی لپیٹ میں

چوتھی قبر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا! مُردہ آگ میں اُلٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فرشتے اس کو آگ کے گُرزوں (یعنی آتشیں ہتھوڑوں) سے مار رہے تھے۔ مجھ پر ایک دم دہشت طاری ہوگئی اور میں بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب نَماز اور روزۂ رَمَضان میں سُستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا اِنعام

پانچویں قبر جب کھودی تو اسکی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس تھی۔ **قبر حدِ نظر تک وسیع تھی**، اندر ایک **تخت پر خُوبرُو نوجوان بیٹھا ہوا تھا**۔ غیبی آواز نے بتایا: اِس نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور نماز و روزہ کا سختی سے پابند تھا۔ (ماخوذ از تذکرۃ الواعظین ۶۱۲ کوئٹہ)

(۳۔۴) کھوپڑی میں سیسہ بھرا ہوا تھا

حضرتِ عبدالمؤمن بن عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک **کفن چور** جس نے توبہ کرلی تھی، اُس سے میں نے دریافت کیا کہ کفن چوری کے دَور میں اگر تم نے کوئی **سنسنی خیز** چیز دیکھی ہو تو بتاؤ۔ اِس پر اُس نے کہا کہ میں نے ایک بار ایک شخص کی قبر کھودی تو اس کے تمام جسم میں **کیلیں** ٹُھکی ہوئی تھیں اور ایک بڑی **کیل** اُس کے سر میں جب کہ دوسری دونوں ٹانگوں کے بیچ میں پیوَست تھی۔ ایک اور **کفن چور** سے دریافت کیا گیا تو اس نے بتایا کہ **میں** نے

ایک کھوپڑی دیکھی جس میں سیسہ پگھلا کر بھرا گیا تھا۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور ص۱۷۳ مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند)

(۵) پُراَسرار اندھا

ایک اندھا بھکاری تھا جو اپنی آنکھیں چُھپائے رکھتا تھا۔ اس کا سُوال کرنے کا انداز بڑا عجیب تھا، وہ لوگوں سے کہتا: ''جو مجھے کچھ دے گا اس کو ایک عجیب بات سناؤں گا اور جو زائد دے گا اس کو ایک عجیب چیز بھی دکھاؤں گا۔'' **ابواسحٰق ابراہیم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کسی نے اُس کو کچھ دیا تو میں اس کے پاس کھڑا ہوگیا۔ **اُس نے اپنی آنکھیں دِکھائیں، میں یہ دیکھ کر حیران و شَشدر رہ گیا کہ اُس کی آنکھوں کی جگہ دو سُوراخ تھے جن سے آر پار نظر آتا تھا۔** اب اس نے اپنی **داستان حیرت نشان** سنانی شروع کی، کہنے لگا: میں اپنے شہر کا نامی گرامی **کفن چور** تھا اور لوگ مجھ سے بے حد خوفزدہ رہتے تھے۔ اِتّفاق سے شہر کا **قاضی** (یعنی جج) بیمار پڑ گیا، اس کو جب اپنے بچنے کی اُمّید نہ

رہی تو اس نے مجھے **سو دینار** بھجوا کر کہلا بھیجا کہ میں ان سو دیناروں کے ذریعہ اپنا **کفن** تجھ سے محفوظ کرنا چاہتا ہوں ۔ میں نے حامی بھر لی ۔ اِتِّفاقاً وہ تندُرُست ہو گیا مگر کچھ عرصے کے بعد پھر بیمار ہو کر مر گیا ۔ میں نے سوچا کہ وہ عطِیّہ تو پہلے مرض کا تھا۔لہٰذا میں نے اس کی قَبْر کھود ڈالی ۔قَبْر میں عذاب کے آثار تھے **اور قاضی (جج) قبر میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے بال بکھرے ہوئے تھے** اور آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں ۔اتنے میں میں نے اپنے گُھٹنوں میں درد محسوس کیا اور ایک دم کسی نے میری آنکھوں میں اُنگلیاں گھونپ کر مجھے اندھا کر دیا اور کہا: اے بندۂ خدا! **اللہ** عزوجل کے بھیدوں پر کیوں مُطَّلع ہوتا ہے؟ (شرح الصدور ص ۱۸۰)

درندے کے پیٹ میں بھی جزا وسزا کا سلسلہ ہوتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَبْر کا عذاب حق ہے۔عذابِ قبر دراصل عذاب برزخ ہی کو کہتے ہیں۔اسے **عذابِ قبر** اس لیے کہتے ہیں کہ عموماً لوگ قَبْر

ہی میں دفن ہوتے ہیں ورنہ خواہ کوئی شخص جل جائے، ڈوب جائے، اس کو مچھلیاں کھا جائیں، جنگل میں درندے پھاڑ کھائیں، کیڑے مکوڑے کھا جائیں، یا ہوا میں اس کی راکھ اُڑا دی جائے ہر صورت میں اُس کے ساتھ جزا و سزا کا سِلسِلہ ہوگا۔

برزخ کے معنی

برزخ کے لفظی معنی آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قیامت میں اٹھنے تک کا وقفہ برزخ کہلاتا ہے۔ چُنانچِہ برزخ کے مُتَعَلِّق پارہ 18 سورۂ مؤمنون آیت نمبر 100 میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۞

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اُن کے آگے ایک آڑ ہے اس دن تک جس دن اٹھائے جائیں گے۔ (پ۱۸ المؤمنون ۱۰۰)

حضرتِ سیِّدُنا مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

مَابَیْنَ الْمَوْتِ اِلَی الْبَعْثِ یعنی **برزخ** سے مراد موت سے لے کر قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے کی مُدَّت ہے۔ (تفسیر طَبَری ج ۹ ص ۲۴۳ دارالکتب العلمیة بیروت)

عذابِ قَبر کا قرآن سے ثُبُوت

عذابِ قبر قرآنِ پاک سے ثابت ہے۔ چُنانچِہ پارہ 29 سورۂ نُوح آیت نمبر 25 میں حضرتِ سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نافرمان قوم کے طوفان میں غَرَق ہونے کے بعد عذابِ قبر میں مُبتَلا ہونے کا اس طرح بیان ہے:

مِمَّا خَطِیْٓئٰتِہِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۵

ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں داخِل کئے گئے۔ (پ ۲۹ نوح آیت ۲۵)

اِس آیتِ مبارَکہ کہ اس حصے "پھر آگ میں داخِل کئے گئے" کی تفسیر میں لکھا ہے: اس آگ سے مراد **برزخ** کی آگ ہے مراد **عذابِ قبر** ہے یعنی ان

کو قبر کے اندر آگ میں جھونکا گیا۔

(روح المعانی جزء ۲۹ ص ۱۲۵ وغیرہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

عذابِ قبر کے مُتَعلِّق پارہ 24 سورۃُ المؤمِن آیت نمبر 46 میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ (پ۲۴ المؤمن ۴۶_۴۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: آگ جس پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

اِس آیت میں واضح طور پر **عذابِ قبر** کا بیان ہے اس طرح کہ اَشَدَّ الْعَذَابِ یعنی سخت تر عذاب سے جہنَّم کا عذاب مراد ہے جو قیامت کے دن ہوگا اس سے پہلے جو عذاب ہے وہ عذاب، **عذابِ قبر** ہے۔ (عُمدۃ القاری ج۶ ص ۲۷۴ دار الفکر بیروت و نزھۃ القاری ج۲ ص ۸۶۲ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاھور)

عذابِ قبر کا تذکرہ کرتے ہوئے پارہ 11 سورۃُ التَّوبہ آیت نمبر 101 میں ارشاد ہوتا ہے:

سَنُعَذِّبُھُمۡ مَّرَّتَیۡنِ ثُمَّ یُرَدُّوۡنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیۡمٍ ۚ۰ ترجَمۂ کنزالایمان: جلد ہم انہیں دوبارہ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ (پ ۱۱ التوبۃ ۱۰۱)

مُنافقین کی رُسوائی

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **مذکورہ** آیتِ مبارَکہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **رسولُ اللہ** عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جُمُعہ کے دن خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: ''اے فُلاں کھڑے ہو جا اور نکل جا کیونکہ تو مُنافِق ہے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے **مُنافِقوں** کا نام لے لے کر ان کو مسجِد سے نکال دیا اور ان کو خوب رُسوا کیا۔ پھر **حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ

عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا: آپ کو خوشخبری ہو، **اللّٰہ** عزوجل نے آج مُنافِقین کو ذلیل ورُسوا کردیا ہے۔ **حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس** رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مسجِد سے ذلیل ہو کر نکالا جانا پہلا عذاب تھا اور دوسرا عذاب، **عذابِ قبر** ہے۔ (تفسیر طَبَری ،ج ٦ ص ٤٥٧، دار الکتب العلمیة بیروت ،عمدة القاری ج٦ ص ٢٧٤ ،دار الفکر بیروت ، نزھة القاری ج٢ ص ٨٦٢)

عذابِ قبر کا حدیث سے ثُبُوت

عذابِ قبر کے ثُبُوت میں بے شمار احادیثِ مبارَکہ وارِد ہیں۔ ان میں سے صرف ایک حدیثِ پاک پیش خدمت ہے چُنانچِہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پرَوَردگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: عَذَابُ الْقَبرِ حَقّ. یعنی قبر کا عذاب حق ہے۔

(سننُ النَّسائی ص٢٢٥ حدیث١٣٠٥ دار الکتب العلمیة بیروت)

صدرُ الشَّریعه، بدرُ الطَّریقه حضرتِ علاّمہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عذابِ قبر کا انکارو ہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ اول ص ۵۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

ہم کیوں پریشان ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه ! ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہئے۔ مگر افسوس! آج ہماری اکثریت نیکی کے راستے سے دُور ہوتی جا رہی ہے، شاید اِسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگ دست و بے رُوزگار، کوئی اولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار۔ اَلْغَرَض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝٣٠ (پ ۲۵ الشوری ۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دنیا و آخرت کی ہر پریشانی کا حل اللہ تعالیٰ اور اس کے **حبیب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فرمانبرداری میں ہے۔ **منقول** ہے: مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ. یعنی ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرماں بردار بن جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا کارساز و مددگار بن جاتا ہے۔''

(تفسیر روح البیان، سورۃ لقمان، تحت الآیۃ: ۴ ج۷ ص ۶۴)

نماز کی برکتیں

مسلمانوں کے لیے سب سے پہلا فرض **نماز** ہے مگر افسوس کہ آج ہماری مسجدیں ویران ہیں۔ یقیناً **نماز** دین کا ستون ہے، **نماز** اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے، **نماز** سے رحمت نازِل ہوتی ہے، **نماز** سے گناہ معاف

ہوتے ہیں، **نَماز** بیماریوں سے بچاتی ہے۔ **نَماز** دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے، **نَماز** سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے، **نَماز** اندھیری قبر کا چراغ ہے، **نَماز** عذابِ قبر سے بچاتی ہے، **نَماز** جنت کی کُنجی ہے، **نَماز** پُل صراط کے لیے آسانی ہے، **نَماز** جہنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے، **نَماز** میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نَمازی کو تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شَفاعت نصیب ہوگی اور نَمازی کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اسے بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

بے نَمازی کا ھَولناک انجام

بے نَمازی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک **نَماز** چھوڑ دیتا ہے اُس کا نام جہنَّم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ **نَماز** میں سستی کرنیوالے کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، اُس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور اُس پر ایک گنجا

سانپ مُسَلَّط کر دیا جائے گا نیز قیامت کے روز اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔

سر کُچلنے کی سزا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل و میکائیل علیہما السلام) میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مقدّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سِرہانے ایک شخص پتّھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتّھر سے اس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے ان فرشتوں سے کہا: سبحٰن اللہ عزوجل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظِر دکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عرض کی: پہلا شخص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دیکھا (یعنی جس کا سر کُچلا جا رہا تھا) یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا

عادی تھا۔اس کے ساتھ یہ برتاؤ قِیامت تک ہوگا۔

(صحیح البخاری، ج ۱، ۴ص۴۶۷، ۴۲۵ حدیث ۱۳۸۶، ۷۰۴۷ باختصار)

قَبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی ۔ جب وہ اسے دَفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قَبر میں گر گئی ہے چُنانچِہ وہ اپنی بہن کی قَبر پر آیا اور اُس کو کھودا تاکہ تھیلی نکال لے۔اُس نے دیکھا کہ **بہن کی قَبر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں**۔چُنانچِہ اس نے جُوں توں قَبر پر مٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: ''میں نے اپنی بہن کی قَبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں ۔'' یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن **نماز** میں سُستی کیا کرتی تھی اور **نماز** کے اوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نماز قضا کر کے پڑھتی تھی)

(مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۱۸۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

ھولناک کنواں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب نمازوں کو **قضا** کر کے پڑھنے کی سزا یہ ہے تو سرے سے نماز نہ پڑھنے والوں کا کس قدر خوف ناک انجام ہوگا۔ **یاد رکھئے!** جو کوئی جان بوجھ کر نماز کو **قضا** کر کے پڑھے گا وہ ''وَیل'' کا مستحق ہے۔ **ویل** جہنّم میں ایک خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ نیز جہنّم میں ایک ''غَیّ'' نامی وادی ہے اس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک **ہولناک کنواں** ہے جس کا نام ''ہب ہب'' ہے جب جہنّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے یہ ہولناک **کُنواں بے نمازیوں ، زانیوں ، شرابیوں ، سودخوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔**

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲ ،مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

جہنَّم میں جانے کا حکم

منقول ہے کہ قِیامت کے دن ایک شخص کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ اسے جہنَّم میں جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے کس لئے جہنَّم میں بھیجا جارہا ہے؟ ارشاد ہوگا: نمازوں کو ان کا وقت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کے وجہ سے۔ (مُکاشَفَةُ الْقُلوب ص ۱۸۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

سیاہ خَچَّر نُما بِچُّھو

منقول ہے، جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام "لملم" ہے، اس میں اونٹ کی گردن کی طرح **موٹے موٹے سانپ** ہیں، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مَسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ **بے نَمازی** کو ڈسے گا تو اُس کا زہر اس کے جسم میں **ستَّر سال** تک جوش مارتا رہے گا۔ اور **جہنَّم** میں ایک وادی ہے جس کا نام "جُبُّ الْحُزْن" ہے اس میں **کالے خَچَّر کی مانند** بچّھو ہیں۔ اس

کے ستّر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے۔ وہ **بچّھو** جب **بے نَمازی** کو ڈنک مارتا ہے تو اُس کا زہر اس کے سارے جسم میں سَرایت کر جاتا ہے اور اس زَہر کی گرمی **ایک ہزار سال** تک رہتی ہے۔ اس کے بعد اس کی ہڈّیوں سے گوشت جَھڑتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنَّمی اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (قُرَّةُ العُيُون معه الرَّوضُ الفائِق ص ۳۸۵، کوئٹه)

بے نَمازی کی صُحبت سے بچو!

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیه رحمةُ الرَّحمٰن نَماز ترک کرنے کے عذاب اور بے نَمازی کی صُحبت میں بیٹھنے کی مُمانَعت کرتے ہوئے فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 158 تا 159 پر فرماتے ہیں: **جس نے قصداً ایک وقت کی** (نماز) **چھوڑی ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مستحق ہوا**، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کر لے، مسلمان اگر اُس کی زندگی میں اُسے (یعنی اس بے نمازی کو) یک لخت (بالکل) چھوڑ دیں

اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں، تو ضرور وہ (بے نَمازی) اِس (بائیکاٹ) کا سزاوار (یعنی لائق) ہے۔ (بے نمازی چُونکہ ظالم ہے اس لئے اس کی صُحبت سے بچنے کی تاکیدِ مزید کرتے ہوئے سیِّدی اعلیٰ حضرت نے قراٰنی آیت پیش کی ہے چُنانچِہ لکھتے ہیں کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ 0 (پ۷ الانعام ۶۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اورجو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

قضا عمری کا آسان طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیشہ نمازِ باجماعت کا اِہتمام کیجئے ہرگز کوتاہی نہ فرمائیے۔ جن کے ذمّہ **قضا نمازیں** ہیں سچّی توبہ کر کے ادا کرنے کی ترکیب کریں۔ اس ضِمن میں **ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** حصّہ اوّل صَفحَہ 70 تا 71 سے **عرض** و **ارشاد** مُلاحظہ فرمائیے: بعض حاضِرین نے **عرض** کیا کہ حضور دُنیوی

مکروہات نے ایسا گھیرا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں آج **قضا نَمازیں** ادا کرنا شروع کردوں گا مگرنہیں ہوتا! کیا یوں ادا کروں کہ پہلے تمام نَمازیں فجر کی ادا کر لوں پھر ظہر کی۔ پھر اور اوقات کی، تو کوئی حرج ہے؟ مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی نَمازیں **قضا** ہوئی ہیں۔ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟ **ارشاد:** قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازِم ہے، نہ معلوم کس وقت موت آجائے، کیا مشکِل ہے کہ **ایک دن کی بیس رَکعتیں** ہوتی ہیں (یعنی فجر کی دو رکعت فرض اور ظہر کی چار فرض اور عصر کی چار فرض اور مغرب کی تین فرض اور عشاء کی سات رکعت یعنی چار فرض تین وِتر) ان نمازوں کو سوائے طلوع وغروب وزوال کے (کہ اس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کرسکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کر لے، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ (یعنی اندازہ) میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حَرَج نہیں اور

وہ سب بقدَرِ طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کر لے، کاہلی نہ کرے۔ جب تک **فرض** ذمّہ پر باقی رہتا ہے کوئی **نَفل** قبول نہیں کیا جاتا۔ نیّت ان نَمازوں کی اِس طرح ہو مَثَلاً **سو بار کی فجر قضا** ہے تو ہر بار یوں کہے کہ ''سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضاء ہوئی'' ہر دفعہ یہی کہے۔ یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے۔ اسی طرح **ظہر** وغیرہ ہر نَماز میں نیت کرے۔ جس پر بَہُت سی نَمازیں **قضا** ہوں اس کے لئے صورتِ تخفیف (یعنی کمی کی صورت) اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رَکعتوں (یعنی ظہر، عصر وعشاء کی آخری دو اور مغرب کے فرض کی تیسری رکعت) میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سبحٰنَ اللّٰہ کہے، اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا نیز تسبیحات رکوع وسجود میں صرف ایک ایک بار سُبحٰنَ رَبِّیَ العَظیم اور سبحٰن رَبِّیَ الاَعلٰی پڑھ لینا کافی ہے۔ **تَشَہُّد** (تَ۔شَہ۔ہُد) کے بعد دونوں دُرود شریف کے بجائے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ ۔وتروں میں بجائے دعائے قُنُوت کے رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے۔طُلُوعِ آفتاب کے بیس مِنَٹ بعد اور غُرُوبِ آفتاب سے بیس مِنَٹ قبل نَماز ادا کرسکتا ہے۔اس سے پہلے یا اس سے بعد نا جائز ہے۔ ہر ایسا شخص جس کے ذِمّہ نَمازیں باقی ہیں چُھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اِعلان جائز نہیں۔(یعنی یہ ظاہر کرنا گناہ ہے کہ مجھ پر قضا نَمازیں ہیں یا میں قضا نمازیں پڑھ رہا ہوں وغیرہ)

اسی سلسلہ میں (سیِّدی اعلیٰ حضرت نے مزید) ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص کے ذمّہ تیس یا چالیس سال کی نَمازیں ہیں واجِبُ الاَدا، اس نے اپنے ان ضَروری کاموں کے علاوہ جن کے بِغیر گزر نہیں کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کرلیا کہ کُل نَمازیں ادا کر کے (ہی) آرام لوں گا اور فرض کیجئے اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اس کا اِنتِقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رَحمت کامِلہ سے اس کی سب نَمازیں ادا کردے گا۔قالَ اللہ تعالیٰ: (یعنی اللہ

عزوجل فرماتا ہے):

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ. (پ ۵ النساء ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان : اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ (عَزَّوَجَل) ورسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اُسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ (عَزَّوَجَل) کے ذمہ پر ہو گیا۔

بے نَمازی تیری شامت آئیگی قبر کی دیوار بس مل جائیگی
توڑ دیگی قبر تیری پسلیاں دونوں ہاتھوں کی ملیں جُوں اُنگلیاں
عمر میں چُھوٹی ہے گر کوئی نَماز جلد ادا کر لے تُو آ غفلت سے باز
کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

غافل درزی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں جن دنوں پنجاب میں درزی کا کام کرتا تھا، میرا کردار معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ انتہائی خراب تھا، نَماز کی بالکل توفیق نہ تھی، لڑائی بھڑائی تقریباً روزہ مرّہ کا معمول تھا، جھوٹ، غیبت، وعدہ خلافی، غصّہ، گالم گلوچ، چوری، بدنگاہی، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، راہ چلتی لڑکیوں کو چھیڑ خانی کرنا، ماں باپ کو ستانا، الغرض وہ کون سی بُرائی تھی جو مجھ میں نہ تھی۔ میری بداعمالیوں سے تنگ آ کر میرے گھر والوں نے مجھے بابُ المدینہ کراچی بھیج دیا۔

میں نے بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک کارخانے میں ملازمت اختِیار کر لی، وہاں لڑکیاں بھی کام کرتی تھیں، اس لئے میری عادتیں مزید بگڑ گئیں۔ میں اس قدَر بُرا بندہ تھا کہ کبھی کبھی تو خود اپنے آپ سے گِھن آتی تھی۔ ایک روز مجھے پتا چلا کہ میرے ماموں زاد بھائی دعوتِ اسلامی کے ادارہ، **جامعۃ المدینہ**

(گلستانِ جوہر کراچی) میں درسِ نظامی کررہے ہیں۔ میں ان سے ملنے پہنچا تو وہ انتہائی پُرتپاک طریقے سے مجھ سے ملے، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے **دعوتِ اسلامی** کے **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی جو میں نے قبول کرلی۔ جب میں اجتماع میں حاضر ہوا تو وہاں مجھے کسی نے **مکتبۃ المدینہ** کے مطبوعہ رسائل **''بُڈھا پجاری''** اور **''کفن چور کے انکشافات''** تحفے میں دیئے۔

میں نے قیام گاہ پر آکر جب وہ پڑھے تو پہلی بار احساس ہوا کہ میں اپنی زندگی برباد کررہا ہوں۔ میں نے اُسی وقت گناہوں سے **توبہ** کی اور پنج وقتہ **باجماعت نماز** پڑھنے کی نیّت کرلی اور ہر جُمعرات پابندی کے ساتھ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرنے لگا۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوکر **غوثِ پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مُرید بھی بن گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ میری زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوگیا۔ ماموں زاد

بھائی کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **عاشقانِ رسول** کی صحبت کی بَرَکت سے میں **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگیا اور تادمِ بیان جامعۃ المدینہ میں **درسِ نظامی** (یعنی عالم کورس) کے درجۂ ثانیہ کا طالبِ علم ہوں۔ اللہ تبارَکَ وتعالیٰ میری مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کو ہمیشہ نظرِ بد سے محفوظ رکھے کہ اِس کی بَرَکت سے مجھ جیسا گندی نالی کا کیڑا اعزّت وآبرو کے ساتھ علمِ دین حاصِل کرنے میں مشغول ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

۷۸۶ فہرس ۹۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ